باب **13**

قرارداد لاہور 1940ء

قرارداد لاہور کو قرارداد پاکستان کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یہ قرارداد 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ عام میں منظور کی گئی۔ قرارداد لاہور کو برصغیر کی تاریخ میں ایک موڑ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں نے اپنے لئے آزاد وطن کا مطالبہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے مکمل آزادی اور آزاد وطن کو اپنی سیاسی جدوجہد کا مقصد قرار دیا۔ اس قرارداد میں اگرچہ پاکستان کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا تھا تاہم برصغیر کے گوشے گوشے میں پاکستان کا نام گونجنے لگا اور بچے بچے کی زبان پر تھا

بن کے رہے گا پاکستان ...... لے کے رہیں گے پاکستان

سوال: قرارداد لاہور کا پس منظر بیان کیجئے اور اس کے اہم نکات پر روشنی ڈالیے۔ (1999ء)
- قرارداد لاہور کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کی تاریخی اہمیت کا جائزہ لیجئے۔ (2001ء)
- قرارداد لاہور کا پس منظر اور اس کی تاریخی اہمیت کا جائزہ لیجئے۔ (2003ء)
- 1940ء کی قرارداد پاکستان کا پس منظر اور اہمیت مختصراً لکھئے۔ (2007ء)
- قرارداد پاکستان پر جامع نوٹ تحریر کیجئے۔ (2009ء)
- قرارداد لاہور پر ایک مفصل نوٹ لکھئے۔ (2011ء)
- قرارداد لاہور کا پس منظر/وجوہات بیان کریں۔

جواب: **قرارداد لاہور کا پس منظر**

23 مارچ 1940ء کو منظور کی جانے والی قرارداد کسی فوری واقعے کا ردعمل نہیں تھی بلکہ صدیوں سے جاری دوقومی نظریے اور مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے مذہبی تعصب کا منطقی نتیجہ تھی۔ اس قرارداد کا پس منظر درج ذیل تھا۔

(i) تنسیخ تقسیم بنگال:

1905ء میں لارڈ کرزن کی حکومت نے انتظامی بنیادوں پر صوبہ بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں دو صوبے یعنی مشرقی بنگال اور مغربی بنگال وجود میں آ گئے۔ ان میں سے مشرقی بنگال کا صدر مقام ڈھاکہ تھا اور اس میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل تھی جبکہ مغربی بنگال ہندو اکثریت کا صوبہ تھا۔ ہندوؤں نے جب دیکھا کہ مشرقی بنگال مسلم اکثریتی صوبہ بن گیا ہے تو انہوں نے تقسیم کے خلاف ملک گیر مظاہرے کئے۔ جلوس نکالے گئے اور سودیشی تحریک شروع کی گئی۔ اس کے نتیجے میں حکومت برطانیہ نے 1911ء میں تقسیم بنگال کو منسوخ کر دیا۔ مسلمانوں کو اس کا شدید صدمہ پہنچا اور انہیں ہندوؤں کے اسلام دشمن جذبات کا علم ہو گیا۔ وہ سمجھ گئے کہ ہندو راج میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں۔

(ii) تحریک خلافت میں کانگرس کا کردار:

پہلی جنگ عظیم کے بعد مسلمانوں نے ترکی کی حمایت میں اور خلافت کی بحالی کے لیے 1919ء میں تحریک خلافت شروع کی۔ کانگرس نے حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لیے 1920ء میں تحریک سول نافرمانی کا آغاز کیا۔ یہ دونوں تحریکیں اپنے پورے عروج پر تھیں کہ اچانک گاندھی

نے چوری چورا کے واقعہ کو بہانہ بنا کر 1922ء میں تحریک عدم تعاون کو ختم کر دیا۔ اس طرح تحریک خلافت کو شدید جھٹکا لگا۔ اس واقعہ سے ہندوؤں کے عزائم کھل کر سامنے آ گئے۔

(iii) نہرو رپورٹ:

کانگرس نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا۔ وزیر امور ہند لارڈ برکن ہیڈ نے مقامی رہنماؤں کو متفقہ آئین بنانے کا چیلنج دیا۔ کانگرس نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے فروری 1928ء میں دہلی میں آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس نے موتی لعل نہرو کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا کام آئینی تجاویز مرتب کرنا تھا۔ نہرو رپورٹ اگست 1928ء میں جاری کی گئی۔ یہ رپورٹ مسلمانوں کے مفادات کے خلاف تھی۔ اس میں مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کے حق کی مخالفت کی گئی تھی اور مسلمانوں کی مرکزی اسمبلی میں ایک تہائی نشستوں سے انحراف کیا گیا تھا۔ مسلمانوں نے نہرو رپورٹ کو مسترد کر دیا۔ محمد علی جناح نے اس رپورٹ کے جواب میں دسمبر 1928ء میں دہلی میں منعقدہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کئے۔ ہندوؤں کے مسلم دشمن عزائم ایک بار پھر واضح ہو گئے۔

(iv) کانگرس وزارتوں کا ظلم و ستم:

ملک کے آٹھ صوبوں میں جولائی 1937ء میں کانگرس وزارتیں قائم ہو گئیں جو کہ اکتوبر 1939ء تک کام کرتی رہیں۔ ان وزارتوں نے مسلمانوں کا سیاسی تشخص ختم کرنے، مسلم لیگ کو کمزور کرنے اور ہندو ثقافت کو فروغ دینے کے لیے بے شمار اقدامات کئے۔ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی گئی۔ مسلمان رہنماؤں کو مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر کانگرس میں شامل ہونے پر مجبور کیا گیا۔ پیرپور رپورٹ، شریف رپورٹ اور فضل الحق کے پمفلٹ نے کانگرس کے مسلم مخالف اقدامات پر روشنی ڈالی۔ کانگرس حکومتوں کے جابرانہ رویہ نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں۔ وہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ تمام اہم مسلم رہنماؤں نے قائداعظم کو اپنا قائد تسلیم کر لیا۔ اب مسلمان اپنے لیے الگ آزاد وطن چاہتے تھے۔

(v) سندھ صوبائی مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان:

سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے اکتوبر 1938ء میں کراچی میں منعقدہ ایک کانفرنس میں پہلی بار پاکستان کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کانگرس وزارتوں کے متعصبانہ اقدامات مثلاً ودیا مندر سکیم، واردھا سکیم، بندے ماترم کا قومی تقاریب میں بجانا، مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت اور ہندی زبان کو قومی زبان کا درجہ دینے کی کوششوں کی مذمت کی۔ صوبائی لیگ نے سفارش کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ ایسا آئین تشکیل دے جس کے تحت مسلمان مکمل آزادی حاصل کر لیں۔

خلافت پاکستان کی تجویز:

1939ء میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے خلافت پاکستان قائم کرنے کی تجویز دی جس میں پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان کے علاوہ سی پی اور یو پی کے کچھ علاقے بھی شامل تھے۔

قرارداد لاہور (Lahore Resolution):

آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنا ستائیسواں سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد کیا۔ یہ اجلاس 22 سے 23 مارچ 1940ء تک جاری رہا۔ پہلے روز قائداعظم نے اپنا صدارتی خطبہ دیا اور 23 مارچ کو قرارداد لاہور (قرارداد پاکستان) منظور کی گئی۔

قائداعظم کا صدارتی خطاب (Presidential Address of Quaid-e-Azam):

قائداعظم 21 مارچ کو فرنٹیئر میل کے ذریعے لاہور پہنچے اور اسٹیشن سے سیدھے میو ہسپتال گئے اور زخمی خاکسار مجاہدین کی عیادت کی۔ 22 مارچ 1940ء کو قائداعظم منٹو پارک پہنچے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ سے خطاب کیا اور دو قومی نظریہ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

قرارداد لاہور/قرارداد پاکستان کی منظوری:

جلسہ کے دوسرے روز 23 مارچ 1940ء کو شیر بنگال مولوی فضل الحق نے قرارداد لاہور پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس قرارداد کی تائید چوہدری خلیق الزمان نے کی اور حمایت مولانا ظفر علی خاں، نواب اسماعیل خان، قاضی عیسیٰ، عبدالحمید خان، سردار اورنگ زیب خان، سر عبداللہ ہارون، سید ذاکر علی اور بیگم محمد علی نے کی۔ پنڈال میں موجود ہزاروں حاضرین نے ہاتھ ہلا کر قرارداد کے حق میں رائے کا اظہار کیا۔

قرارداد لاہور کا متن:

قرارداد سے اقتباس درج ذیل ہے:

''اس ملک میں کوئی بھی آئینی منصوبہ اس وقت تک قابل عمل اور مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہ ہوگا جب تک وہ مندرجہ ذیل اصولوں پر استوار نہیں ہوگا یعنی

(i) جغرافیائی طور پر متصلہ علاقوں کی حد بندی مناسب علاقائی رد و بدل کر کے ایسے خطے بنائے جائیں کہ ہندوستان کے شمال مغرب اور مشرقی علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے' ان کو اکٹھا کر کے آزاد ریاستوں کی شکل دے دی جائے جن کی وحدتیں خودمختار اور آزاد ہوں۔

(ii) ان وحدتوں اور علاقوں میں اقلیتوں کو مناسب اور موثر آئینی تحفظ فراہم کیے جائیں تا کہ وہ اپنے مذہبی' ثقافتی' معاشی' سیاسی' انتظامی اور دوسرے حقوق اور مفادات کا تحفظ کر سکیں اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں' باہمی مشورے سے ان کو اور دیگر اقلیتوں کو مناسب' موثر آئینی تحفظات فراہم کیے جائیں تا کہ وہ اپنے مذہبی' ثقافتی' معاشی' سیاسی' انتظامی اور دیگر حقوق کا تحفظ کر سکیں۔''

قرارداد پاکستان کا ردعمل:

برصغیر کے مسلمانوں نے قرارداد لاہور کا خیر مقدم کیا کیونکہ اس میں ان کے لیے ایک آزاد مسلم وطن کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد پشاور سے لے کر چاٹگام تک تمام مسلمان قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے اور آزاد وطن حاصل کرنے کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔ شہر شہر گاؤں گاؤں ایک ہی نعرہ گونج رہا تھا:

لے کے رہیں گے پاکستان...... بن کے رہے گا پاکستان

جہاں تک ہندوؤں کا تعلق تھا' قرارداد لاہور ان پر بجلی بن کر گری اور وہ دم بخود ہو کر رہ گئے کیونکہ وہ مادر وطن کی تقسیم کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ہندو رہنما راج گوپال اچاریہ نے اس تجویز پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

''جناح کا یہ مطالبہ اس طرح کا ہے کہ جیسے دو بھائیوں میں ایک گائے کی ملکیت پر جھگڑا ہوا اور وہ اپنی گائے کو دو ٹکڑوں میں بانٹ لیں۔'' گاندھی نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا ''میرا خیال ہے کہ مسلمان تقسیم کو قبول نہیں کریں گے۔ ان کا مفاد خود ان کو تقسیم سے باز رکھے گا۔ ان کا مذہب ان کو اس قسم کی واضح خودکشی کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ دو قومی نظریہ ایک جھوٹ ہے۔ چونکہ میں اہنسا میں یقین رکھتا ہوں اس لیے میں تشدد کے بل پر مجوزہ تقسیم کو نہیں روک سکتا' لیکن میں اس چیر پھاڑ کا فریق نہیں بنوں گا۔''

ہندو لیڈروں کی طرح ہندو اخبارات اور رسائل نے بھی برصغیر کو تقسیم کرنے کی مخالفت کی۔ جون 1940ء میں کولکتہ کے اخبار ماڈرن ریویو نے تقسیم ہند کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ''جناح اور اس کے حواریوں کے علاوہ باقی سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان سکیم نہ صرف ہندوستانی قوم کے لیے بلکہ خود مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہے۔'' اخبار امرت بازار پتریکا نے پاکستان کی تجویز کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا کہ

''اگر مسلمان ایک آل انڈیا گورنمنٹ کے تحت ایک اقلیت کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے تو وہ کس طرح توقع کرتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کے تحت رہیں گے۔''

تاہم اخبار سٹیٹس مین نے تقسیم ہند کا دفاع کیا اور لکھا کہ

''یہ ایک انقلابی تجویز ہے لیکن جو لوگ اس کی مخالفت کرنا چاہیں' ان کو مخالفت سے قبل اس کا بغور مطالعہ کر لینا چاہئے۔ انہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مسلم لیگ نے پوری سنجیدگی سے اسے پیش کیا ہے' اس لیے اسے محض ایک خواب و خیال سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوؤں کو خواہ یہ بات اچھی لگے یا بری' انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمان اپنی جداگانہ شناخت کا شدید احساس رکھتے ہیں۔''

ہندو پریس کی طرح برطانوی پریس نے بھی تقسیم ہند کی تجویز پر ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا مثلاً مانچسٹر گارڈین نے اس کی مخالفت کرتے

ہوئے لکھا کہ" قائداعظم نے قرارداد لاہور منظور کرا کر ہندوستان کی سیاست میں دوبارہ انتشار پیدا کر دیا ہے اور ہندوستانی قومیت پر کاری وار کیا۔ یہ خود مختار حکومت کی جانب پیش رفت کو کم کرے گا۔"

تاہم برطانوی ہفت روزہ نیچر نے تقسیم ہند کے حق میں لکھا کہ

"اس حقیقت سے قطع نظر کہ آٹھ کروڑ آبادی رکھنے والی اقلیت کی آواز اور فرقہ وارانہ اختلافات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، یہ ثقافتی روایات کے ایک حقیقی اختلاف کی بنیاد پر بنی ہے جیسا کہ ہندوستان کی تہذیب کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ مسلم روایت ایک جمہوری نقطہ نظر کو فروغ دیتی ہے جب کہ آزاد ہندوستان پر ہندو تسلط کا خوف طاری ہے اور اس سے نفرت کرتی ہے کیونکہ یہ ذات پات کی قدیم روایت کو عملی جامہ پہنا کر طبقہ امراء کی حکومت قائم کر دے گا۔"

سوال: قرارداد پاکستان کی اہمیت بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2017ء)

جواب:

قرارداد پاکستان کی اہمیت

(i) قرارداد پاکستان کو تحریک پاکستان میں ایک اہم موڑ کی اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس کی منظوری کے بعد برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی سیاسی جدوجہد کا مقصد خود مختار حکومت کی بجائے پاکستان کا قیام بنا لیا۔ ملک بھر کے مسلمان ایک پرچم تلے جمع ہو کر سیسہ پلائی دیوار بن گئے اور قائداعظم کی قیادت میں دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملانے پر تیار ہو گئے۔

(ii) قرارداد لاہور نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک قومی تشخص بیدار کر دیا۔ دو قومی نظریے کے تحت انہوں نے خود کو اقلیت کی بجائے ایک الگ قوم ثابت کیا۔

(iii) قرارداد لاہور کی منظوری نے علامہ اقبال کے پیش کیے ہوئے آزاد مسلم وطن کے تصور کو عملی شکل دی اور چوہدری رحمت علی کے بنائے ہوئے مسلم وطن کے خاکے میں رنگ بھر دیا۔

(iv) مسلم لیگ نے 1941ء میں مدراس میں منعقدہ اجلاس میں آزاد مسلم ریاست کا مطالبہ کیا۔ آئین میں ترمیم کی گئی جس میں کہا گیا کہ

"جغرافیائی لحاظ سے متصل وحدتوں کی حد بندی کر کے اس طرح سے آزاد ریاستیں تشکیل دی جائیں گی کہ ان علاقوں میں ضروری ردوبدل کیا جائے گا۔ وہ علاقے جن میں مسلمان اکثریت میں ہیں جیسا کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی علاقوں میں، ان کو یکجا کر کے مسلمانوں کے آزاد قومی وطنوں کو شکل دی جائے گی جو کہ آزاد اور خود مختار ہوں گے۔"

(v) قرارداد پاکستان نے مسلمانوں کو ایک واضح مذہبی نصب العین بھی دیا جس کے تحت وہ ایک آزاد اسلامی ریاست میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزار سکتے تھے۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کا نعرہ اسلامی و مذہبی امنگوں کا ترجمان تھا۔

سوال: مطالبہ پاکستان کے عوامل/محرکات بیان کریں (لاہور بورڈ 2017ء)

جواب: مطالبہ پاکستان کے عوامل/محرکات:

ابتداء میں مسلمانوں کی جدوجہد کا مقصد برطانوی سلطنت کے اندر ایک ذمہ دار حکومت حاصل کرنا تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ موقف ایک الگ آزاد مسلم ریاست کے قیام کے مطالبہ میں تقسیم ہو گیا۔ اس نظریاتی تبدیلی کے محرکات مندرجہ ذیل تھے:

(i) دو قومی نظریہ:

دو قومی نظریہ مطالبہ پاکستان کی اساس تھا کیونکہ اس کے تحت ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں تھیں جن کا مذہب، ثقافت، رہنے سہنے کے طریقے، معاشرتی آداب، رسم و رواج، نام، زبان اور فن تعمیر وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ یہ دونوں قومیں ایک مشترک قومیت تشکیل نہیں دے سکتی تھیں۔ بقول قائداعظم پاکستان اسی وقت قائم ہو گیا تھا جب برصغیر میں پہلے ہندو نے اسلام قبول کیا تھا۔

(ii) متعصبانہ ہندو تحریکیں:

انیسویں صدی میں برصغیر میں انتہا پسند ہندوؤں نے متعدد ہندو نواز متعصبانہ تحریکیں شروع کیں جن کا مقصد ہندوستان میں مسلمانوں

کا تشخص ختم کرنا اور ہندو راج قائم کرنا تھا۔ ان میں برہمو سماج' آریہ سماج' پرارتھنا سماج اور تھیوسوفیکل سوسائٹی نمایاں تھیں۔ ان تحریکوں نے مسلمانوں میں جذبہ قومیت کو فروغ دیا۔

(iii) ہندی اردو تنازع:

ہندوؤں نے 1867ء میں ہندی اردو تنازعہ کھڑا کر کے ہندوستان میں اردو زبان کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان بنانے کی تحریک شروع کر دی۔ اس سے مسلمانوں کو ہندوؤں کے اصل عزائم کا علم ہو گیا۔ انہوں نے اردو زبان کا تحفظ کرنے کے لیے ڈیفنس ایسوسی ایشن قائم کی تاکہ ان کا قومی تشخص قائم رہے۔ اس قومی تشخص کے احساس نے نظریہ پاکستان کو تقویت دی۔

(iv) چوہدری رحمت علی کا کردار:

چوہدری رحمت علی نے اپنے پمفلٹ ''اب یا کبھی نہیں'' 1933ء میں برصغیر کے شمال مغرب میں واقع مسلم اکثریت کے صوبوں پر مشتمل آزاد مسلم ریاست کے قیام کی تجویز پیش کی اور اس کو پاکستان کا نام دیا۔ انہوں نے بنگال اور آسام پر مشتمل مسلم ریاست کو بانگ اسلام اور حیدر آباد کو عثمانستان کا نام دیا۔ چوہدری رحمت علی نے پاکستان نیشنل موومنٹ قائم کی اور اس کے پلیٹ فارم سے مطالبہ پاکستان کے جذبے کو تقویت دی۔

(v) کانگرس وزارتوں کے مسلم مخالف اقدامات:

1935ء کے قانون کے تحت 1937ء میں صوبائی انتخابات کا انعقاد کیا گیا اور ان کے نتیجے میں ملک کے آٹھ صوبوں میں جولائی 1937ء میں کانگرس حکومتیں تشکیل دی گئیں۔ یہ حکومتیں اکتوبر 1939ء تک جاری رہیں۔ کانگرس وزارتوں نے اپنے دو سالہ دور حکومت میں نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی بلکہ مسلم بچوں کو گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر مجبور کیا۔ مندروں میں سکول قائم کیے اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کو وزارتوں کا لالچ دے کر کانگرس میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ ان اقدامات سے برصغیر کے مسلمانوں میں شدید ردعمل ظاہر ہوا اور انہوں نے ہندو راج کی شدید مخالفت کرتے ہوئے الگ مسلم ریاست کا مطالبہ کیا۔ پیرپور رپورٹ (1938ء) شریف رپورٹ (مارچ 1939ء) فضل الحق پمفلٹ (دسمبر 1939ء) اور حکیم اسرار احمد کے جائزہ (1941ء) میں کانگرس کے ظلم و ستم پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ 22 دسمبر 1939ء کو مسلمانوں نے یوم نجات منایا اور اپنا الگ وطن حاصل کرنے کے لیے متحد ہو گئے۔

......☆......

حصہ معروضی

❑ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

1- قرارداد لاہور کب منظور کی گئی؟

(الف) 20 مارچ 1940ء (ب) 21 مارچ 1940ء (ج) 22 مارچ 1940ء (د) 23 مارچ 1940ء ✓

2- سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے پہلی بار پاکستان کا مطالبہ کب کیا؟

(الف) ستمبر 1938ء (ب) اکتوبر 1938ء ✓ (ج) نومبر 1938ء (د) دسمبر 1938ء

3- قائداعظم نے کس اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا'' ہندوستان میں جمہوری پارلیمانی نظام رائج کرنا ناممکن ہے کیونکہ جمہوریت کا مطلب ملک میں ہندو راج قائم کرنا ہے''؟

(الف) مانچسٹر گارڈین ✓ (ب) لندن ٹائمز (ج) ڈیلی ایکسپریس (د) ڈیلی نیوز

4- مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے کس تاریخ کو قرارداد لاہور مرتب کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی؟

www.downloadclassnotes.com

(الف) 1 2 مارچ 1940ء ✓ (ب) 2 2 مارچ 1940ء (ج) 3 2 مارچ 1940ء (د) 4 2 مارچ 1940ء

-5 21 مارچ 1940ء کو کس مسلم رہنما نے لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ میں اپنا صدارتی خطبہ پیش کیا؟
(الف) مولوی فضل الحق (ب) مولانا ظفر علی خان (ج) قائداعظم ✓ (د) لیاقت علی

-6 6 اپریل 1940ء کو کس ہندو رہنما نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا کہ "میرا خیال ہے کہ مسلمان تقسیم کو قبول نہیں کریں گے"؟
(الف) جواہر لعل نہرو (ب) مہاتما گاندھی ✓ (ج) راج گوپال اچاریہ (د) والا بھائی پٹیل

-7 1940ء میں تقسیم ہند کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کس ہندو لیڈر نے کہا کہ "جناح کا یہ مطالبہ اس طرح کا ہے کہ جیسے دو بھائیوں میں ایک گائے کی ملکیت پر جھگڑا ہوا اور وہ اپنی گائے کو دو ٹکڑوں میں بانٹ لیں"؟
(الف) مہاتما گاندھی (ب) پنڈت جواہر لعل نہرو (ج) مرار جی ڈیسائی (د) راج گوپال اچاریہ ✓

-8 کس اخبار نے تقسیم ہند کے بارے میں لکھا کہ "یہ ایک انقلابی تجویز ہے لیکن جو لوگ اس کی مخالفت کرنا چاہیں' ان کو مخالفت سے پہلے اس کا بغور مطالعہ ضرور کرنا چاہئے"؟
(الف) گارڈین (ب) سٹیٹس مین ✓ (ج) ڈیلی نیوز (د) انڈین ٹائمز

-9 23 مارچ 1940ء کو کس مسلم رہنما نے قرارداد لاہور پیش کی؟
(الف) لیاقت علی خان (ب) خواجہ ناظم الدین (ج) مولوی فضل الحق ✓ (د) سر عبداللہ ہارون

-10 پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے کس سن میں "خلافت پاکستان" کی تجویز پیش کی؟
(الف) 1939ء ✓ (ب) 1940ء (ج) 1941ء (د) 1942ء

-11 مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس مارچ 1940ء کی صدارت کس نے کی؟
(الف) قائداعظم ✓ (ب) چوہدری خلیق الزماں (ج) قاضی محمد عیسیٰ (د) مولوی فضل حق

-12 لفظ پاکستان کس کی تخلیق ہے؟
(الف) چوہدری محمد علی (ب) چوہدری رحمت علی ✓ (ج) سر آغا جان (د) محمد علی جناح

-13 قرارداد پاکستان کی حمایت میں سندھ کی طرف سے کس نے خطاب کیا؟
(الف) آئی آئی چندریگر (ب) عبدالحامد بدایوانی (ج) سر عبداللہ ہارون ✓ (د) پیرزادہ عبدالستار

-14 نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" کس شاعر کے کلام کے ذریعے مقبول ہوا؟
(الف) اصغر سودائی ✓ (ب) جوش ملیح آبادی (ج) ظہیر نیاز بیگی (د) احمد ندیم قاسمی

-15 مسلمانوں کی الگ سیاسی جماعت بنانے کی تجویز کس رہنما نے پیش کی؟
(الف) محمد علی جوہر (ب) نواب سلیم اللہ خان ✓ (ج) محسن الملک (د) وقار الملک

-16 قرارداد پاکستان کی تائید کس نے کی؟
(الف) ظفر علی (ب) رحمت علی (ج) چودھری خلیق الزماں ✓ (د) خواجہ ناظم الدین

-17 کس خاتون نے سب سے پہلے قرارداد پاکستان کی حمایت کی؟

(الف) بیگم شاہنواز (ب) بیگم سلمٰی تصدق (ج) بیگم محمد علی جوہر ✓ (د) محترمہ فاطمہ جناح

-18 **قرارداد لاہور کو سب سے پہلے کس نے قرارداد پاکستان کہا؟**

(الف) سکھوں نے (ب) مرہٹوں نے (ج) شودروں نے (د) ہندوؤں نے ✓

❑ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال1: مولانا عبدالحلیم شرر نے اپنے کس اخبار میں برصغیر کو تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی؟

جواب: ہفت روزہ ''اخبار تہذیب''۔

سوال2: 1917ء میں خیری برادران نے کس کانفرنس میں تقسیم برصغیر پاک و ہند کا منصوبہ پیش کیا؟

جواب: بین الاقوامی اشتراکی کانفرنس سٹاک ہوم۔

سوال3: 1920ء میں محمد عبدالقادر بلگرامی نے گاندھی کو ایک خط میں کیا لکھا؟

جواب: محمد عبدالقادر بلگرامی نے 1920ء میں اردو رسالے ذوالقرنین میں گاندھی جی کو ایک کھلا خط لکھا جس میں برصغیر کو آبادی کے لحاظ سے تقسیم کرنے پر زور دیا گیا۔

سوال4: سردار محمد گل نے 1923ء میں تقسیم ہند کی کیا تجویز پیش کی؟

جواب: سردار محمد گل نے 1923ء میں تجویز پیش کی کہ آگرہ سے پشاور کا علاقہ مسلمانوں کو اور راس کماری سے آگرہ کا علاقہ ہندوؤں کو دے دیا جائے۔

سوال5: مولانا مرتضٰی احمد خان میکش نے ہندی مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کب پیش کیا؟

جواب: مولانا مرتضٰی احمد خان میکش نے 1928ء میں روزنامہ ''انقلاب'' میں مقالات کے ذریعے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کیا۔

سوال6: علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے الگ آزاد ریاست کا تصور کب پیش کیا؟

جواب: علامہ اقبال نے 1930ء میں مسلم لیگ کے اجلاس میں صدارتی خطبہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے شمال مغرب میں ایک الگ آزاد مسلم ریاست کا خاکہ پیش کیا۔

سوال7: لفظ پاکستان کس کی اختراع ہے؟

جواب: چوہدری رحمت علی۔

سوال8: مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ منعقدہ لاہور میں قائداعظم نے کس تاریخ کو اپنا صدارتی خطبہ دیا؟

جواب: 22 مارچ 1940ء۔

سوال9: 21 مارچ 1940ء کو جب قائداعظم فرنٹیئر میل کے ذریعے لاہور پہنچے تو سب سے پہلے کہاں گئے؟

جواب: انہوں نے میو ہسپتال جا کر زخمی خاکساروں کی عیادت کی۔

سوال10: ''اسلام اور ہندومت صرف دو مذاہب نہیں بلکہ درحقیقت دو مختلف معاشرتی نظام ہیں۔ چنانچہ اس خواہش کو اب خواب ہی رہنا چاہیے کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک مشترکہ قومیت تخلیق کر سکیں گے''۔
یہ الفاظ کس مسلم رہنما نے کہاں ادا کئے؟

جواب: قائداعظم نے یہ الفاظ لاہور میں 1940ء میں صدارتی خطاب میں ادا کیے۔

سوال11: مولانا ظفر علی خان، سر عبداللہ ہارون، نواب اسماعیل خان، عبدالحمید خان اور اورنگ زیب خان نے مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ منعقدہ مارچ 1940ء میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: ان تمام لیڈران مولانا ظفر علی خان، سر عبداللہ ہارون، نواب اسماعیل خان، عبدالحمید خان اور اورنگ زیب خان نے 23 مارچ 1940ء کے جلسے میں قرارداد پاکستان کی بھرپور حمایت کی اور قائداعظم کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

......☆......